# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵ جلد ۱۵

مطبوعہ ۳ فروری روز پنجشنبہ سنہ ۱۸۸۷ء

قیمت فی پرچہ ۲ پائی

سالانہ مع محصول عہ


## گلدستہ اخبارات

ہندوستان میں جوبلی جشن کے لئے جابجا تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کلکتہ میں تجویز ہے کہ جشن جوبلی کی یادگار گھنٹہ گھر بنیگا۔ جموں میں دریائے توی کا پل جشن جوبلی کی تقریب پر تیار کیا جائیگا۔ نام اسکا جوبلی برج مشہور ہوگا۔ بمبئی بتقریب جوبلی عالیشان صنعت گاہ قایم ہوگی۔ ملتان میں جوبلی یادگار میں امیرچن کشو دیہ جوبلی ہال تیار کیا جائیگا۔ انگلنڈ میں یادگار جوبلی کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی زمین خریدی گئی۔ لودیانہ میں ایک زنانہ ہسپتال یادگار جوبلی میں کھولا جائیگا۔ آخر کار جی بی لائل صاحب بہادر لاٹ صاحب پنجاب مقرر ہوئے۔ مولوی الہی بخش وکیل ہوشیارپور مقدمہ فساد سے بری ہو گئے۔ ملک ہندوستان کی آبادی بر اعظم یورپ سے ۱۰ لاکھ کم ہے۔ برسات سے پیشتر ریلوے پل ستلج مقام فیروزپور تیار ہوگا۔ امیر کابل نے ۴۰ ایکڑ زمین پشاور میں خریدی۔ بابو موہنی موہن چٹرجی امریکہ میں بھاگوت گیتا کا وعظ کرتے ہیں۔ کل دارالسلطنت یورپ میں سوائے جنگ کے کوئی خبر نہیں۔ مقدمہ مفخر ہے لارڈ کیمبل لنڈن کا اڑھائی لاکھ روپیہ نذر عدالت ہوا۔ لورپول میں سخت آتشزدگی سے ۲۰ لاکھ کا تجارتی اسباب جل گیا۔ جشن جوبلی کے تقریب پر مقصود میں دکٹوریہ تالاب جاری ہوگا۔ قانون پاس ہوا ہے کہ سرحدی پٹھانوں کی خونخواری کم کی جائے۔ سنہ ۸۶ء فروخت افشام ممالک مغرب و شمال سے ۵۹ لاکھ روپیہ وصول ہوا۔ لیپل گریفن صاحب بہادر کے لئے لفٹنٹ گورنری برما کی سفارش کی گئی۔ رجبہ فرید کوٹ نے آریہ سماج سے مخالف سکھوں کا انتقام لیا۔ جنرل پرنڈر گاسٹ صاحب کمانڈر انچیف برما سے سبکدوش ہو گئے۔ لاہور کے سرکاری گرجا (کتھیڈرل) پر ۴ لاکھ ۸ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ کشمیر میں سخت برفباری سے سب کچھ منجمد ہے۔ برما میں بڑی بھاری قومی یادگار بتقریب جوبلی بنیگی۔ سرکاری جنگلات کا روسے ۱۴ تاریخ کو ۱۴۰ ہاتھی پکڑے گئے۔ زار روس نے اپنے ہاتھ کا خط بہت شکرانہ بنام سلطان روم بھیجا ہے۔ مکتی فوج کی شاخیں امریکا میں بھی کھولی گئیں۔ جرمنی اور فرانس میں جنگ ہونے کا درات انتظار ہے۔ چین میں اجرائے ریلوے کی تجویز کو نفرت و حقارت سے دیکھتے ہیں۔ بندورہ کی میونسپل کمیٹی نے دسہزار ٹکٹ ریلوے خرید کر کے لوگوں میں مفت تقسیم کرنے کی تجویز کی ہے کہ وہ بمبئی جا کر جشن جوبلی کا لطف دیکھیں۔ بمبئی میں پارسی نے جشن جوبلی کے آتشبازی کے لئے دسہزار روپیہ دیا۔ انگریزی اخبار انجمن پنجاب لاہور بند ہو گیا۔ جعفر زٹلی ایک اخبار شروع ہے۔ نام لاہور سے نکلنے والا ہے +

بمبئی سے تماشہ کرنیوالی کمپنیاں حکماً نکلوادی گئیں۔ لنڈن میں اکثر جگہ پر افسوس کیا گیا ہے۔ مسٹر گلیڈاسٹون ہندوستان کی سیر کرینگے۔ امیر کابل بھی کارادہ ہے ہندوستان کی سیر کرینگے۔ لارڈ ڈفرن صاحب نے جشن جوبلی کی تقریب پر دو دن کی یعنی ۱۶ و ۱۷ فروری تعطیل منظور فرمائی ہے۔ روسی ریلوے بخارا و خیوا تک تیار ہو چکی ہے۔ فرانس میں نیشنل لیگ یعنی ناستگمت کے مقابلہ کرنے کے لئے ایک سوسائٹی قایم ہوئی ہے۔ لاہور میں چند ہنگو رادے نے مختار کا امتحان پاس کیا۔ اخبار دھرم جیون لکھتا ہے کہ آریہ سماج کا ایک پنڈت اپدیشک خود آریہ مت کا قایل نہیں ہے۔ اس سے جب پوچھا گیا کہ تم آریہ مت کا اپدیش کیوں کرتے ہو تو اسنے جواب دیا کہ میں انکا نوکر ہوں۔ کیا خوب! یہ کل مثالیں ویدک سکول کے طالبعلموں کی اخلاقی زندگی کے لئے بہت کچھ کار آمد ہونگی۔ آتشزدگان مدراس کے لئے انگلشہ والوں نے بھی چندہ بھیجا ہے + ضلع راولپنڈی کے مقام گنڈمس مٹی کا تیل نکالنے کی کارروائی پھر شروع کیجاویگی۔ انگریزی ملک الشعرا لنڈن لارڈ ٹینیسن ملکہ معظمہ کے خاص شاعر بادشاہی بتقریب جوبلی ایک قصیدہ لکھینگے۔ روس کے مختلف حصوں سے تار کی جو خبریں آتی ہیں اُنسے دریافت ہوتا ہے کہ روس بڑی جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔ بیگ کے ملک توپ ڈھالنے والے نوکر رکھے گئے ہیں اور روسی ایجنٹ برجیما

# نور افشاں

مطبوعہ ۳ فروری [illegible]

## ہندو۔ مسلمان۔ اور عیسائی

### بقیہ نمبر ۲

اب اگر اہل ہنود یہ سمجھ رہے ہیں تو نہایت نامناسب امر ہے۔ کیونکہ اگر وہ چاہیں کہ اسکا بدلہ بعض مسلمانوں کو دیں تو کسی صورت سے نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسے اسباب موجود نہیں۔ مناسب تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ایسے لوگ کہ اب خاموش ہو رہے ہیں اگرچہ مسلمان قصوروار ہیں۔ تو خود اپنی سزا آپ اٹھاوینگے تم صبر کرو کہ نہایت۔ اور پھر دیکھو انجیل مقدس میں کیا عمدہ نصیحت ہے۔ اے عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ غضب کی راہ چھوڑو خداوند فرماتا ہے۔ انتقام لینا میرا کام ہے۔ میں ہی بدلہ لونگا۔ سو اے برادران ہنود آپ کس بات کے پیچھے پڑے ہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ ترقی کی طرف دیکھو وہ آپ ان سب باتوں کا پورا انتظام کرنیوالا ہے آپ بھلا کہاں تک بدلہ لینگے۔ انکو معاف کرو۔ اور جو ترقی کا قدم اپنے آگے بڑھایا ہے اسکے پیچھے مت ہونے دو۔ مگر ساتھ ہی اسکے اسباب کا ضرور خیال رکھو کہ خدا کا خوف حکمت کا شروع ہے (قول حضرت سلیمان) اگر صرف اپنی ہی ایجادی تدبیر پر چلوگے۔ تو ترقی کی امید مت رکھو۔ بلکہ سب سے پہلے خدا کی بادشاہت کو ڈھونڈو تو یہہ سب چیزیں (عزت دولت دنیا) تمکو ملینگی۔ پھر اگر خدا ولی نہوگا اگر بغیر خدا کے ان چیزوں کو چاہنے کی کوشش کرو۔ غالباً حاصل کروگے مگر جلدی وہ برباد ہونگی +

اب ہمارے بھائیو کی خدمت میں عرض ہے کہ کوئی خوبی آدمی میں نہیں یہہ سستیوں اور عیش و عشرت کا نتیجہ ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی خدا کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو خدا بھی اسکو ترک کر دیتا ہے۔ زبانی جمع خرچ آپکے پاس ہے عملاً کچھ نہیں۔ جو عملاً ہوا بھی۔ تو وہی تعصب جس نے ملک کا ستیاناس کر دیا یہی بات ہے کہ [illegible] دل [illegible] بہتری کا [illegible] دیکھیں یہہ چھوٹی بڑی [illegible] جسے [illegible] خیال ہے شرم کرنی چاہئے۔ اور عبرت حاصل کرنی چاہئے مگر آپکو یہہ سمجھ لینی ہے کہ ہم بہادر قوم ہیں۔ [illegible] کرنی بھی غافل ہو رہے ہیں

علم نہ ارادہ ہنر ظالم کو نہیں۔ برے نام سے کوڑی نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ مسلمانی سلطنت کیوں برباد ہوئی ظالم کو بھی نہ رہی۔ یہی سبب کہ خدا کو چھوڑ دیا عیش و عشرت میں پھنس گئے ظلم پر کمر باندھ لی۔ اور یہہ تو سنہری قاعدہ ہے +

چونکہ ظالم ہے کبھی وہ پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھو شمشیر کا

اب اگر آپکو تکلیف ہے۔ دکھ و مصیبت ہے۔ تو آپ یقین جانیں۔ کہ آپ اسکے فضل میں۔ اگر آپ اس نحوست کو دور کرنا چاہیں تو دو باتوں پر توجہ عین پر خیال رکھو +

اول سے خدا کو پہچانو اور اسکا خوف اپنے دل میں رکھو۔ ورنہ اور کام کرتے ہوئے اسکی بندگی اور اسکی شریعت کو حفظ کرو۔ رہت و ٹھیک طریقہ پر مغفرت کی امید رکھو۔ اور اسی سچے واحد خدا سے جو تمام خوبیوں اور نعمتوں اور برکتوں کا بانی ہے اپنی روحانی اور جسمانی نعمتیں عاجزی اور انکساری سے مانگو +

دویم تعصب کو چھوڑ دو۔ کسی کو برا مت کہو جس تمہاری حرکت سے کسی غیر مذہب کو رنج پہنچے اسکو ترک کرو۔ اگر کوئی غلطی پر ہے تو نرمی زبانی سے سمجھا دو۔ ڈنڈا ہاتھ سے پھینک دو۔ ہر ایک کو اپنی خوشی سے اپنی کوشش کا مختار رہنے دو۔ کسی کے ضمیر پر جبر مت کرو۔ اور اگر کسیکو نیچری اصول پسند ہیں تو آپکو کیا۔ اگر کوئی فرقہ اہل حدیث کو پسند کرتا ہے۔ تو بھلا کرنے دو۔ اگر کوئی مسیح کو خدا کا بیٹا نجات کا مالک سمجھکر مسیحی ہوتا ہے۔ تو ہونے دو آپکا کیا بگڑتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہہ ہے۔ کہ حق کے طالب ہو کوشش کے خلاف کچھ مت کرو تعصب کی راہ چھوڑ دو +

سویم امر یہہ ہے کہ علم و ہنر میں ترقی کرو جہانتک ہو سکے سیکھو صرف یہی نہیں کہ ایم اے پاس کیا۔ تو لگے نوکریاں ڈھونڈنے اور افلاطون ماں بن بیٹھے۔ بلکہ سیکھتے جاؤ۔ اور دستکاری اور صنعت کے کام میں ترقی کرو۔ اور سوداگری کو پکڑو کہ اسکے بغیر قوم کی بہتری نہیں ہوسکتی۔ اب آپ جانیں کریں یا نہ کریں +

اب چند باتیں اہل ہنود کی خدمت میں عرض کرتے ہیں یہہ

باقی آئندہ

## اخبار عام کی دُر افشانی

اخبار مذکور کے نامہ نگار ڈبل ہندو نے ۲۲ جنوری کے پرچہ میں ہمپر ایسا سخت حملہ کیا ہے۔ کہ انصاف کی شریعت ہماری دانست سے باہر ہے۔ ایسے ایسے سخت کلمات ہماری نسبت درج فرمائے ہیں کہ الٰہی توبہ۔ یہہ تو یہہ مگر توہین مذہب ایسے بیہودہ کلمات سے کی ہے ہم تو کیا۔ کوئی غیر مذہب والا بھی اس کارروائی کو ہرگز ہرگز پسند نکریگا۔ خدانخواستہ اگر ایسے کلمات ہماری کسی تحریر میں ہوتے۔ یا کوئی مسیحی اسکے خداؤں کی شان میں کہدیتا تو ہتک کی کب کی نالش دائر ہوتی۔ مگر خیر ہم اپنے خداوند کے فرمان کے مطابق یہہ عرض کرتے ہیں خدا تمہارا بھلا کرے۔ اور تمکو ہدایت دے۔ ہمارا کام جھگڑا اور فساد کرنیکا نہیں اور نہ مناسب ہے کہ ہم گالی کے بدلہ گالی دیں +

لیکن ڈبل ہندو صاحب آپ ہمیں اتنا تو مہربانی سے بتا دیں کہ تعلیم آپکے ہی لئے خاص کی تھی۔ یہی شائستگی سیکھی ہے اور یہی اس مذہب کی ہے کہ جسکو آپ خدا کیطرف سے بیان کرتے ہیں؟ اگر آپ یہہ اسی پر ہیں تو مناسب ہے کہ اسی کا اظہار کریں یہہ کونسی انسانیت ہے کہ گالی پر آنکھ کھڑے ہوئے ہم اپنے ایک نامہ نگار کا مراسلہ صیغہ مراسلات میں درج کرتے ہیں مگر اپنی طرف سے سوائے اسکے اور کہنا مناسب نہیں سمجھتے +

این است جوابش کہ جوابش ندہی

## معقول عذر

ہمارے پاس اس امر کی شکایتیں ہمارے مہربان کرتے ہیں کہ نور افشاں میں ہندو میونسپل کمیٹی کیوں شایع ہوتی ہے چنانچہ اس کے ضمن میں آج ایک مراسلہ بھی صیغہ مراسلات میں درج ہے آگرہ سے بھی ایک مہربان نے سخت شکایت اسی امر کی ہے۔ زبانی بھی بہت مہربان شاکی ہیں صلاح یہہ دیتے ہیں۔ کہ اگر اسکا شائع کرنا ایسا ہی ضروری ہے تو ضمیمہ کے طور علیحدہ مشتہر کیا جائے۔ نور افشاں کے کالم عمدہ اور مفید مضامین میں صرف ہوں +

ان صاحبوں عنایت فرماؤں کی خدمت میں یہہ عذر ہے کہ نور افشاں ایک ایسا سستا اخبار ہے کہ مشکل ہی سے کوئی ہوگا۔ اسکی آمدنی سے

اسکا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ اگر ضمیمہ نکالیں۔ تو پھر اسکا بوجھ کون اُٹھائیگا۔ کیا اور اخبارات میں اشتہارات نہیں چھپتے۔ بعض اخبارات میں چار چار اور اس سے بھی زیادہ صفحہ اشتہارات سے سیاہ ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اخبار میں دو تین کالم سیاہ ہوئے تو کیا ڈر ہے۔ اور اگر آپکو یہی منظور ہے تو آپ بھی کچھ ہمت کریں۔ حوصلہ کو کام فرماویں۔ ہماری امداد میں ہاتھ بڑھاویں ہمیں اجازت دیں کہ قیمت اخبار میں صرف ایک روپیہ زیادہ کیا جاوے اگر ایسا ہو۔ تو پھر اخبار کے کالموں میں کبھی اشتہار کا صیغہ دیکھینگے آپ دیکھتے ہیں کہ مجبوری امر ہے اور بلا عذر کیا معقول ہے۔ سو آپ ہمکو معاف فرماویں یا ہماری درخواست قبول کریں +

مسمی بیر سنگھ عیسائی کے مقدمہ کا فیصلہ تو خوب ہوا خیال کیجئے کہ فوجداری مقدمہ اور ابھی تک پیشی نہ ہوئی۔ سیالکوٹ سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے تحصیل ڈسکہ میں بھیجدیا۔ وہاں سے اب انتقال ہو کر پھر سیالکوٹ جناب قاضی علی احمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے محکمہ میں پہنچا ہے۔ تاہنوز مجرموں کے نام سمن بھی جاری نہیں ہوئے۔ یہاں اندھیر اب دیکھئے مجسٹریٹ صاحب کسکے سپرد کرتے ہیں۔ غریبوں کی کون سنتا ہے۔ ہم ڈاکٹر ہارپر صاحب مشنری ظفروال کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ بھی اُس غریب عیسائی کی مدد کریں +

ہم اپنے مہربان نامہ نگاروں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپکے بعض مضامین کے شائع ہو جانے میں دیر ہو جائے۔ تو معاف فرماویں۔ کثرت مضامین کے باعث ایسا ہو ہی جایا کرتا ہے +

## گورنر مدراس

ہم نہایت خوشی سے گورنر ممدوح کی اُس تقریر کو جو اُنہوں نے سوفرزی مشن پر کی اور جو سہجوسی کی تازہ رقم میں شائع ہوئی۔ ذیل میں درج کرتے ہیں جناب ممدوح نے فرمایا کہ وہ یہاں جملہ عیسائی فرقوں کو تقویت دیتے رہتے ہیں۔ کیونکہ کوئی گورنر جو اپنے فرمان روا کا فرض ادا کرنے کی کوشش کرتا ہو اس سے بڑھکر غلطی نہیں کر سکتا کہ عیسائی مذہب کیطرف سے لاپروائی ظاہر کرے۔ جناب ممدوح نے معاملات دینی میں وسیع اور آزاد خیالات کی تائید کی +

کاسپانڈنٹ سیالکوٹ آنجا خداوند یسوع مسیح کی ہمدردی جو ان تک پہنچا۔

آپ جو لکھتے ہیں کہ لوگوں کے گھوڑے نہایت ظلم اُٹھاتے ہیں یکہ بان چار چار پانچ پانچ سواریاں بٹھا کر کچی سڑکوں پر لیجاتے ہیں یہ تو ٹھیک۔ مگر ہم کیا کریں۔ جب خود لوگوں کو اپنے چارپایوں کی پرواہ نہیں۔ تو ہماری کون سنیگا۔ ہاں اگر گورنمنٹ کوئی ایسا قانون پاس کرے جس سے یکہ بانوں کو تنبیہ ہو۔ تو البتہ ممکن ہے یہ بے زبان ظلم کرنا خوب نہیں۔ ضرور صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو متوجہ ہونا چاہئے۔ مہربانی گورنمنٹ کی عدالت کا منتظر ہے +

## بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

### تیسری فصل سلا کی سرگذشت ۸۹ سے لیکے ۷۸ تک

پنٹس کا بادشاہ متراداتس جسکا ذکر ہو چکا ہے اُن سب دشمنوں میں جو رومیوں کے مقابل تھے سب سے زیادہ زورآور تھا وہ فارس کے قدیم بادشاہی خاندان سے پیدا ہوا تھا اور یونانی علوم میں تعلیم یافتہ تھا وہ پچیس بائیس زبان میں بولتا تھا اور علم طب میں نہایت ہوشیار تھا وہ ایسا گرم مزاج تھا کہ ہمیشہ نئی نئی فتح کی تدبیریں کرتا تھا کہ بار بار ناامیدی کے حالت کامیابی حاصل کی لیکن ان سب باتوں کے ساتھ یہ بھی تھا کہ وہ ایک ظالم اور سنگدل آدمی تھا اپنی بادشاہت کے شروع میں اپنی ماں اور بھائی کو قتل کیا اور اپنی ماں میں سے بہت لوگ جان سے مارے علاوہ اسکے وہ بڑا شریر تھا اور متراداتس نے قریب اُن سب ہی ممالک کو جو ایشیا میں واقع تھے چھین لیا یہانتک کہ اُس نے تمام شہروں میں حکم جاری کیا کہ ایک ہی دن میں اُن سب رومیوں کو جو ملک میں ہوں ایک وقت قتل کریں ایشیا کے لوگوں نے جنپر رومی اکثر ظلم کرتے تھے خوشی سے اس حکم کی تعمیل کی اور مرد عورت بچے سمیت حرم کرکے اسی ہزار کو قتل کیا اسکے بعد متراداتس نے لشکر کو یونان میں بھیجا اور شہر اتھینی کو اور یونان کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا جب سلا لشکر کے ساتھ آیا تو اُسنے پہلے یونان کو فتح کر لیا اور متراداتس کے لشکر کو بار بار شکست دیکر آخرکار اُسکو ایسا تنگ کیا کہ اُسنے صلح کی درخواست کی سلا نے اُس درخواست کو خوشی سے قبول کیا کیونکہ روم کیطرف سے مدد نہ پانے کے سبب سے ضرور ہوا کہ اسکا لشکر ملک کو لوٹ سے اور یوں گذران کرے علاوہ اسکے وہ روم کو جانا چاہتا تھا تاکہ ماریس کے فریق سے اپنے دوستوں کے خون کا بدلہ لے چنانچہ وہ متراداتس کے ساتھ صلح کا عہد باندھ کے روم کیطرف روانہ ہوا +

جس وقت سلا روم کے نزدیک پہنچا تو وہ سپاہی جو ماریس کے فریق کے پاس شہر روم میں بستے تھے انہیں چھوڑ کے سلا کے پاس آئے اور اُسکی لشکر میں شامل ہوئے چنانچہ شہر روم کی حفاظت کرنیوالا سوائے سامنا قوم کے ایک لشکر کی جو ماریس کے ایک فریق کے پاس تھا کوئی نہ رہا سامنائی لشکر سلا کے لشکر کے ساتھ لڑا مگر جلدی شکست ہوا اور ۳ ہزار آدمی گرفتار ہوئے چنانچہ اب سلا کو موقع ملا کہ دشمن سے بدلہ لیوے اور ماریس کیطرح خونریزی کرنے لگا شروع میں اُسنے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ ۸ ہزار سامنائی اسیروں کو قتل کریں جب مہاجان سنت نے اُنکی چیخیں سنیں تو سلا نے اُنہیں کہا آپ مت گھبرائیے میں صرف چند بدذاتوں کو تنبیہ دے رہا ہوں اسی حالت میں وہ ڈکٹیٹر مقرر ہوا اور یوں کل مختار ہو کے اپنے دشمنوں کو اسقدر ہر روز قتل کروا تا تھا کہ آخر کو مہاجان سنت میں سے ایک نے استفسار کیا کہ آپ ٹھیک ٹھیک بتلائیے کہ آپ کسکو زندہ چھوڑینگے اور کسکو قتل کرینگے تاکہ ہم اس ڈر سے رہائی پائیں چنانچہ اُسنے ایک فہرست لکھوا دی جسمیں نو ہزار نام تھے اُسکو اُسنے عدالت گاہ میں لٹکایا اور کہا کہ اگر کسی اور دشمن کا نام اگر مجھے یاد آئے تو اس فہرست میں درج کرونگا +

اس فہرست میں نہ صرف اُن لوگوں کے نام لکھے گئے جو ماریس کے فریق میں شامل تھے بلکہ ہر ایک کا نام جو سلا کے کسی دوست کا دشمن تھا سب اسیطرح سے مارے گئے جو سلا کے فریق اُسکے مال و اسباب کو لوٹنا چاہتے تھے اسیطرح تمام اٹلی میں خونریزی ہوتی رہی جب تک بڑے بڑے ضلع خاص کر مقام سامنیم ویران ہوئے آخرکار جب سلا نے خون پینے سے پیٹ بھر لیا تو اُسنے اُس حکومت کی جو ماریس اور سنا کے وسیلے سے اُٹھائی گئی تھی پھر بحال کیا اور اُسنے اس کام کو ایسی دانائی سے کیا کہ زیادہ اُس خونریزی سے افسوس کرتے ہیں کہ جس سے اُسنے اپنی کارروائی کا شروع کیا +

جب سلا سلطنت کا انتظام پورا کر چکا تو اُسنے ڈکٹیٹر کے عہدہ کو چھوڑ دیا اور باقی عمر تصنیفات میں گذاری اور اُسکے ساتھ ہر طرح کی عیش و عشرت میں مبتلا رہا اُسکی تصنیفات میں اُسکی سرگذشت شامل ہے اور اُسکے ختم کرنیکے دو دن بعد غصہ میں آکر شدت غصہ میں ہو نیسے اُسکی رگ ٹوٹ گئی اور اُسکے ٹوٹنے سے مر گیا یہہ واردات ۷۸ سنہ میں ہوئی تھی +

# مراسلات

(سلسلہ قایم کرنیکے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۴ جنوری نمبر ۴)

## بقیہ براہین احمدیہ

### مقدمہ صفحہ ۱۱۶-۱۲۸ - پہا

### ریویو نمبر ۴

قولہ ۔ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ - کون عاقل اور ایماندار اس فعل کو خدا کیطرف نسبت دیسکتا ہو کہ خدا کو اس زمانہ میں کہ جب گمراہی اور بد اعتقادی کمال کو پہنچ گئی تھی اور لوگ سراسر شرک اور مخلوق پرستی میں ڈوب گئے تھے تدبیر سوجھی اور یہی علاج دل کو پسند آیا جو بقول پادری صاحب خلقت کو پہلے ہی بدتر کر دے اور بجائے پیدا کرنے ایک مصلح کے ایسے شخص کو خلقت پر مسلط کر دے جو بزعم پادریوں کے رہی سہی صلاحیت کو بھی دور کرے یعنے خدا کو لہو او رگندگی میں گھس آنے سے پاک سمجھے اور تولد اور موت اور فوت اور درد اور دکھ سے منزہ قرار دے - بھلا کسی کے خیال میں آسکتا ہے کہ خدائے کریم و رحیم میں ایسی ہی عادات ہیں اور وہ دنیا کو گمراہ دیکھکر ایسا ہی بندوبست کیا کرتا ہے جو پہلے سے صد ہا درجہ زیادہ گمراہی میں ڈالتا ہو +

اقول - میں کہتا ہوں کہ سوائے جاہلوں (عرب جیسے) کے کون عاقل اور دانا صاحب تحقیق اور دیندار اس فعل کو خدا کیطرف نسبت دیسکتا ہے کہ جس حال میں خداوند کریم نے بنی آدم کی ہدایت کیلئے ایک آسمانی کتاب بھیجی ہوئی تھی اور خود محمد صاحب بھی اُسکے آسمانی ہادی ہونیکے قایل ہیں اور جب لوگ اُسکی تعلیم کو چھوڑ کر بت پرستی میں پڑ گئے تو ایسی حالت میں خدا ایسے شخص کو اصلاح کرنیکے لئے بھیجے جو ہولناک غلطیاں کرے اور ایسی ناقص اور ناکامل اصلاحیں کرے جنکی انجیل مقدس تردید کرتی ہو اور جنسے انسان کبھی نجات نہیں پا سکتا ہے اور عیسائیوں پر جھوٹے الزام وارد کرے جنکی انجیل ہوا دار نہیں جیسا خدا کا لہو اور گندگی میں آنا اور درد اور دکھ اُٹھانا - پھر کیونکر سوائے جاہلوں کے کوئی عاقل اور منصف آدمی اس بات کا گمان تک کر سکتا ہے کہ اگرچہ لوگ اس زمانہ میں گمراہ ہوئے تھے تو اُنکو بجائے اگلی آسمانی کتابوں کی طرف رجوع کرانیکے ایسے شخص بھیجا جو ایسی قابلیت نہ رکھتا جسکا اخراج نہیں کیا ہوا ہے ہوا اور ناواقفی کے سبب اکثر باتوں میں بے دینوں کا ساتھ دیوے اور بعض ہم ادنی ادنی عیسائی بدعتیوں کا جو انجیل کے برخلاف اعتقاد رکھتے تھے - اس حال میں بیشک محمد والی تجویز کو ہم خدا کی رہنمائی نہیں کہہ سکتے لیکن یہہ محمد صاحب کی اپنی گمراہ کرنیوالی تجویز تھی - ہاں یہہ معلوم ہو کہ سزا دینے سے خدا کی مراد گمراہ کرنیکی نہیں ہوتی ہے اور ایسا گمان کرنا کہ خدا سزا دینے سے اور بھی گمراہ کرتا ہے خدا کے قانون قدیم سے ناواقف ہو کر کفر بکنا ہے - ہم اسبات کا پہلے کچھ ذکر سنا چکے کہ کسطرح خداوند کریم اپنی شریعت کی عدولی کے سبب اپنی خاص قوموں کو سزا دیتا ہے عیسائیوں کی بدچلنی کی خبر خود دیتی ہے اور اُسکی سزا کی بھی خبر خود دیتی ہے - مکاشفات ۹: ۴ اور اس سزا کا ذریعہ محمدی ہیں جنہوں نے مسیح کی کلیسیا کے اُس حصہ کو جو مشرق میں تھا بہت کچھ دبا دیا - یاد رہے کہ صرف دکھ دیا پر اصلاح محمدیوں کے ذریعے سے نہیں ہوئی لیکن مارٹن لوتھر کے ذریعہ سے - اور عیسائیوں پر محمدی تلوار کا اثر صرف سزا ہے - تلوار کا دخل سزا کو ثابت کرتا ہے - اگر یہہ درمیان نہ آتی اور محمد صاحب مثل لوتھر کے واعظ ہی ہوتے تب تو ہم ایسا گمان بھی نہ کر سکتے لیکن اب تو معاملہ دگرگوں ہے - دوم جس سے نتیجہ یہی ہے کہ محمدیوں کی تلوار عیسائیوں کے لئے سوائے سزا کے اور کچھ نہ تھی - یاد رہے کہ اُس سزا کے خاتمہ کی خبر بھی مکاشفات کے باب ۹ میں ہے اور ٹھیک ٹھیک اُتنا ہی عرصہ عربوں اور پھر ترکوں نے یونانی کلیسیا اور رومی کلیسیا کو بھی دکھ دیا اور اس سزا ہی کے عرصہ میں خدا نے اُن بعضوں اور اوروں کو بھی برپا کیا کہ خلقت اُس کا روائی سے لوگوں کو آگاہ کریں تاکہ لوگ ہر طرح کی بت پرستی کو ترک کر کے خدا کی جو روح ہے روح و راستی سے پرستش کریں اور نجات کو صرف اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلے سے مانیں +

باقی آیندہ

## نور افشاں کی حالت

صاحب ایڈیٹر نور افشاں

اڈیٹر کو سنگتراش اور اخبار کو پتھر سے تشبیہہ دیجاوے تو غالباً بیجا نہ ہوگا سنگتراش اپنی ذاتی لیاقت سے آدہ گھڑا اور کھدرے پتھر میں دلکش بیل بوٹے تراشتا ہے اور اُس سے لوگونکے لبھانیوالی مورتیں ہوتی بناتا ہے اُسی سے ایک خوبصورت ناک بت کہو دتا ہے - یہہ سب باتیں سنگتراش کی لیاقت اور سمجھ پر موقوف ہیں - اڈیٹر اگر صاحب لیاقت اور سمجھ کا پکا ہے - لوگوں کے دلی جذبات سے واقف ہے اپنی ملکی رسومات سے آگاہ - اور مذہبی دنیا اور علم تواریخ وغیرہ وغیرہ کی سیر کیا ہوا ہے علم ادب میں دستگاہ رکھتا ہے - زمانہ کی رفتار سے مطلع ہے - خدا ترس اور متقی بھی ہے تو ہمیں کچھ شک نہیں کہ وہ ضرور لوگوں کے دل اپنی طرف کر لیگا +

نور افشاں دینی اخبار ہے چودہ برس سے انجیل کی طرفداری اور منادی نہایت متدین اور ایمانداری سے اپنی سمجھ کے مطابق کرتا رہا ہے - یوں تو ہر سال میں بعض دنجسپ اور دلچسپ مضامین چھپے - مگر اُسکا عروج کا زمانہ وہ زمانہ سمجھا جاتا ہے جسمیں ایم - ڈبلی صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر تھے - اُنہوں نے اخبار کو حد پر پہنچا دیا تھا کہ صد ہا مسلم جنمیں بعض صاحب تصانیف ہیں اُسکے مضامین شوق سے دل سے پڑہتے تھے اور اُنپر غور کرتے تھے - نوابوں کے عالم بالا میں مشغلی کو نیں اور آداب کے اوقات کے مذہبی مضامین پڑھے جاتے تھے - پیرزادوں کی مسند پر بھی اسنے اپنی جگہہ اپنی ذاتی لیاقت کی وجہہ سے کر لی تھی - مگر افسوس اُسکو گھٹتے اور مرجھاتے دیر نہ لگی +

نور افشاں ایک مدت ایک مسلم اڈیٹر کی زیر نگرانی میں رہا - مگر اب ہمارے پیارے منشی رحمت مسیح صاحب بجائے اُنکے پادری نیوٹن صاحب کے اسسٹنٹ اڈیٹر ہیں - مولوی ریورنڈ حسن علی صاحب اڈیٹر خاب بہار جو ایک اعلی درجہ کے مضمون نگار ہیں اور جنکے مضامین پر سراہا لوگ

+ مخزن المسیحی دو کوکب ہند دو خوانوں کیلئے مثل حروف تعریف کے ہیں لکھے جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے اُنکا وجود اور عدم وجود غیر قوموں اور دیسی مسیحیوں کے نزدیک یکساں ہے جب مخزن المسیحی کے چند نمبر دیکھے اسمیں مضامین عمدہ ہیں مگر افسوس ہمارے دیار کے سبب رومن حرفوں میں ہیں وہ زبان ہونیکے رسالے کو ہمارے لئے کہ خدا نے دیا ہے رومن میں شایع ہوتے ہیں مشنریوں کا منشا غالباً یہہ ہے انجیل کا اردو رومن حرفوں کو رواج دینا ہے - بیشک علم ہم کیا حکمت ہے یہہ دونوں رسالے نہایت عمدہ کتب ہیں رومن حرفوں میں چھاپے جاتی ہیں - مرحوم حروف کی ساری جگہہ جب رومن حرفوں کو چھپنے کا ولولہ پیدا ہوا تھا - مگر دیسی مسیحیوں کی پرورش نور دو نے سولہ منی کی انجیل اردو رومن حرفوں کے چھاپ نہ دیا - ہمارے یہہ نوٹ مثل جدید مرض کے ہم مانتے ہیں یہ نہ بہہ جدا گانہ دو نہایت غور طلب ضروری بحث ہے منہ

دل دادہ ہیں منشی صاحب نہیں کے صحبت یافتہ اور سفیر ہند جیسے نامی اخبار کے (جسکے ایڈیٹر مولوی صاحب تھے) مدت تک اسسٹنٹ ایڈیٹر رہے ہیں ہمیں قوی امید ہے کہ اپنی جولانی طبیعت و ذاتی لیاقت اور دینداری کے سبب غیر قوموں کو یہہ بتلا دینگے کہ ہمیں مسیحی مذہب کی کیوں ضرورت ہو یہہ نہیں کہ بانیان مذہب کو مکار اور فریبی کہینگے دیسی مسیحیوں کو یہہ کہینگے کہ بولتی نہیں پر چلتی بائبل ہو۔ روزانہ زندگی سے اونکا منہ بھی مسیحی زندگی خدا کی عظمت کے لئے ہو۔ تو شاید ان دونوں کاموں کا موقع اسوقت اُنکے ہاتھ آئیگا کہ اُنہیں پر ان دونوں کاموں کے لئے اخبار کا دارمدار چھوڑ دیا جائے +

نور افشاں میں دو مضامین ہفتہ وار شایع ہوتے ہیں۔ تواریخ یونان اور رُوئیداد کمیٹی۔ پہلا مضمون نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے طرز تحریر بھی اچھا ہے ڈاکٹر ویر صاحب کے ہمیں مشکور ہونا چاہئے کہ ہر ہفتہ ہمیں گذشتہ وقعات یونان یاد دلاتے ہیں۔ مگر دوسرا مضمون لودیانہ اور اُسکے اضلاع کے لوگوں کے سوا اوروں کے لئے مفید نہیں ہو ہر ہفتہ میں دو یا ان سے زیادہ کولم برباد ہوتے ہیں۔ روئیداد اگر ضمیمہ میں چھپے تو ایڈیٹر کو اور عمدہ اور دلربا مضمون درج کرنے کے لئے سہولت ہوگی +

نور افشاں کے پہلے صفحہ میں دستور العمل شایع ہوتا ہے ہماری قدر میں یہہ طرز اچھا نہیں ہے کہ اسمیں ظاہری زیب اب ہے دو ایک سادہ کاغذ چھوڑ کر نور افشاں کا نام صاف خوشخط لکھا جاوے تو اتنی جگہہ رہتی ہے جو ظاہری سنگار کے لئے۔ یہہ نیا سال ہے۔ اخبار کا انتظام نیا ہے۔ اسلئے ہمنے اپنے خیالات عرض کئے۔ ہمیں امید ہے کہ صاحب مہتمم اسپر غور فرمائینگے +

راقم۔ حسام الدین۔ از بمبئی

## اخبار عام کا ڈبل ہندو

مائی ڈیر ایڈیٹر نور افشاں +

حق ہے کہ جو کچھ انسان کے دل میں ہوتا ہے۔ وہی باہر آتا ہے۔ کل کی ہی بات ہے کہ اخبار مذکور نور افشاں کو گورنمنٹ کا پرچہ بتاتا تھا۔ آج اسکا کاسہ لیس **ڈبل ہندو** ۱۸ تاریخ جنوری کے پرچہ میں اخبار نور افشاں و مسیحی مذہب کی نسبت ایسی بیہودہ سرائی کرتا ہے۔ کہ کیا عرض کروں۔ آپنے بھی تو ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ جی تو کرتا ہے کہ دھجیاں اُڑا دوں۔ مگر انجیل منع کرتی ہے ورنہ یہہ انسانیت ہی ہے۔ کہ اگر کتا کاٹے تو آپ بھی دانت سے کاٹنے لگنا۔ مگر جب تک ہر فرعونے راموسی نہ ہو۔ تسلی کیسے ہوگی جناب ڈبل صاحب نے تو خوب دل کا بخار نکالا۔ خیر نہیں مشن سکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ یا گورنمنٹ کے شہد کے ہوں مگر آپنے یہہ مثل صادق کر دکھائی۔ +

کس نیا موخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

سنو بھئی ڈبل ہندو۔ اسلئے تو میں آپ کو سلیمان کے اس قول کے مطابق جواب دیتا ہوں۔ احمق کو اُسکی حماقت کے مطابق جواب مت دے۔ مگر آیندہ سلیمان کے دوسرے قول پر مجبوراً عمل کرنا پڑیگا کہ احمق کو اُسکی حماقت کے مطابق جواب دے +

تو گالیاں غیر کو شوق سے دے
ہمیں کچھ کہیگا تو ہوتا رہیگا

ایڈیٹر صاحب آپ مجھے آیندہ اجازت دیویں کہ میں بھی کچھ کہوں۔ ہاں ضرور آپ اجازت دیویں۔ میری کو نشستن آن لگی کے لکھنے کو مجھے روکتی ہے۔ جو ڈبل ہندو نے ہمارے خداوند کی نسبت لکھا۔ ورنہ

ناوک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

مجمل طور پر کچھ عرض کئے دیتا ہوں۔ آپ اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرماویں +

**قولہ**۔ نور افشاں چپ بول گئے +

**اقولہ** جی ہاں۔ جواب جو مانگیا۔ اب آپ نہ کہینگے کہ چپ بول گئے آپکی تو وہی مثال ہے +

تو ڈنتی ہے کیوں مر گیا جو کہیں
تو کہدونگا ہاں یوں نہیں یوں نہیں

اگر جواب غلط تھا۔ تو آپنے جواب کیوں نہ دیا۔ یوں کہنے کو تو کون نہیں کہہ لیتا۔ اگر ہم بھی کہیں حضرت ڈبل کی پیچ لگ گئی (رہ گئے) تو کون مانیگا۔ اور کیا آپ چپ رہینگے۔ ویسے ہی آپکے اس فقرہ سے اور دیگر فقرات سے کیا آپکی تحریر منصفوں کے نزدیک راستی پر مبنی ہے۔ اگر کمیٹی فیصلہ دیتا ہو۔ تو شاید یہہ کوئی نیا قانون آپنے ایجاد کیا

**قولہ**۔ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا +

**اقولہ**۔ یہہ فقرہ نور افشاں کو منطبق کرکے لکھا ہے۔ جی ہاں نور افشاں کے لئے تو آنگن ٹیڑھا ہے۔ آپنے تو خوب ناچ دکھایا۔ آپکے لئے تو آنگن سیدھا ہی خوب ہوتا۔ اگر کسی تال و سُر پر آپ ناچتے۔ افسوس یہ تال نہ سم نہ تا ہے۔ تب تو ہم بھی آپکا ناچ شوق سے دیکھتے۔ مگر اب تو نفرت ہے آپ ذرا اچھی طرح سیکھ لیویں۔ تو پھر ہم بھی کہینگے +

بھیروں سے جلکے سنا مجکو پرستا کہیج

**قولہ**۔ سنسکرت کے مقدس کلمات اپنے نامہ اعمال کیطرح غلط اور پڑھے جانے کے قابل چھاپ دیئے ہیں +

**اقولہ**۔ آپکا نامہ اعمال تو صحیح ہے جسکی رف کاپی آپنے اخبار عام میں شایع کی ہے۔ یہہ آپکے مقدس کلمات آپکے نامہ اعمال کی صحت پر دال ہیں چھپائی کی بابت جو آپ فرماتے ہیں سو میرے خیال میں مشن پریس کے پریسمین وید نہیں پڑھے ہوئے ہونگے۔ بھلا اگر پڑھے ہوئے ہوتے تو صاف نہ چھاپتے۔ اور لکھے ہوئے تو ضرور کسی ہندو پنڈت سنسکرت دان کے ہونگے خواہ آپ ایڈیٹر نور افشاں سے دریافت بھی کرلیں۔ کیوں ایڈیٹر صاحب ٹھیک ہے۔ اگر ٹھیک ہے تو نامہ اعمال پنڈت کا غلط ہے ایڈیٹر کا کیا قصور اب پتہ کی جدائی۔ تو چھپائی کی بتائی +

اُس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

**قولہ**۔ آخر اتنی بیہودہ سرائی کے بعد نور افشاں جہالت افشاں کا مطلب کیا نکلا +

**اقولہ**۔ میں آپکو بتاؤں۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

نور افشاں کی صداقت کا مطلب آپ کیسے سمجھیں آپکو تو بس گالیاں ہی دینی آتی ہیں تو پھر صداقت و مطالب میں کیا فرق کر سکتے ہیں +

لگی ہیں گالیاں بھی تیرے منہہ سے کیا بھلی
قربان تیرے پھر مجھے کہہ لے اسیطرح

اُسکے بعد یورپ اور امریکہ کے دو چار دیوتوں کا نام لکھکر ڈبل صاحب نے کیا تحریر فرمایا ہے

**قولہ**۔ اُنکو جو ابتدی کی جہالت افشاں کے بانی کیا لیاقت ہے +

**اقولہ**۔ ع واہ کیا منہہ سے پھول جھڑتے ہیں +

[illegible]

# روسی گورنمنٹ کا ظلم

ذیل کا بیان ہم اخبار نصرت دہلی سے نقل کرتے ہیں۔ صاحب اخبار نے خوب مفصل لکھا ہو مگر ہم اُس میں سے صرف ایک حیرت افزا ماجرا جس سے روسیوں کے ظلم کا اندازہ ہو سکتا ہو۔ لکھتے ہیں ہمارے بہت ناظرین روس کے حالات سے آگاہی چاہتے ہیں۔ یہہ بیان ایک امریکن مصنف کی کتاب سے لیا گیا ہو۔ اِس سے خیال ہوتا ہو کہ ضرور صحیح ہوگا۔ کیونکہ امریکن روسیوں سے کچھہ تعلق نہیں رکھتے۔ ناظرین ذرا روسیوں کی اِس وحشیانہ ظالمانہ حرکت کو دیکھیں اور ہماری گورنمنٹ انگلشیہ کی بہ گستری اور عدالت پر خیال کریں *

اِس کتاب کے صفحہ ۲۵۰ میں ایک ڈاکٹر کا ذکر ہو جس سے معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ روس خود اپنی رعایا کے ساتھ کس طرح پیش آتی ہو۔ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر بوبالی ایک ہفتے سے افسر پولس کے لڑکی کا علاج کرتے تھے۔ لڑکی کو اندنوں صحت ہو گئی تھی اور ڈاکٹر نے وہاں کا جانا کم کر دیا تھا۔ ایک دن صبح کو افسر پولیس کا سپاہی (یہہ سپاہی قوم قضاق سے ہوتے ہیں) ڈاکٹر کو بلانے آیا اور کہا کہ جلدی چلئے لڑکی پھر بیمار ہو گئی۔ بوبالی صاحب نے کہا کہ تم چلو میں حاضر ہی کہا کر آتا ہوں۔ سپاہی نے کہا کہ انکو ابھی بلایا ہو۔ اِس پر ڈاکٹر نے تعجب کیا کہ ذرا ٹھہرو میں اپنا کوٹ لیلوں لیکن سپاہی نے نمانا اور کہا کہ مجھے پاس ہو حاضری ہی دو ہیں کہا لیجئے گا۔ ڈاکٹر کو خیال ہوا کہ ایسا نہو لڑکی زیادہ بیمار ہو گئی ہو اوسیوقت اُس سپاہی کے ساتھ ہو لئے۔ سپاہی ڈاکٹر کو افسر کے گھر نہ لیگیا بلکہ سیدہا پولیس کے دفتر کو کوتوالی کہنے لے آیا۔ ڈاکٹر کو تعجب ہوا کہ مجھے کوتوالی کیوں لئے جاتا ہو لیکن کبھی کسی جرم کا خیال تو تھا ہی نہیں ساتھ چلے آئے یہاں افسر پولیس نے فرمایا کہ آپ گرفتار ہو گئے ہیں ایک قافلہ جلاوطنوں کا سیبریا کو روانہ ہوتا ہی تم کو اُنکے ساتھ جانا ہو۔ ڈاکٹر کو پہلے تو یقین نہیں ہوا بلکہ سمجھے کہ شاید ہنسی میں یہہ ذکر آیا ہو لیکن جب افسر پولیس نے خوب سمجھا کر کہا کہ ہنسی نہیں واقعی بات ہو تب ڈاکٹر کے ہوش جاتے رہے۔ پوچھا کہ خطا تقصیر کوئی جرم۔ مدعی کون ہو دعوی کیا ہو۔ سب کے جواب میں بھی ایک بات سنی کہ گورنمنٹ کا حکم۔ ڈاکٹر نے بہت التجا کی کہ سیبریا جلاوطن ہونے سے پہلے مجھے گھر جانے کی اجازت ملے کہ گھر کے لوگوں سے مل لوں جواب ملا کہ ہرگز نہیں *

اُس بدنصیب کو گھر کا خیال اور بھی زیادہ اِس لئے تھا کہ ابھی تھوڑے دنوں ہوئے اُسکی شادی ہوئی تھی جسکی جدائی شاق تھی۔ آپ پوچھینگے کہ کیا سپاہی کو ساتھ لیکر بھی گھر تک جانا نصیب نہیں ہوا کیا اسباب کی کوئی چیز بھی گھر سے منگانے نہ پایا۔ نہیں کچھہ نہیں اُس عورت کو ایک نگاہ دیکھنا بھی نصیب نہوا۔ ڈاکٹر کا بیان ہو کہ قافلہ کی روانگی تک انہیں قید تنہائی میں رکھا اور ۱۲ گھنٹہ میں سیبیریا کی راہ لینی پڑی *

رخصت تیرے بیکس کو کرے کون دم نزع
ہچکی بھی آ ہی کوئی وقت سفر آئے

یہہ شخص اُسوقت مجنون کے قریب تھا کبھی سوچتا کہ اُس عورت کا کیا حال ہوگا کیا کہتی ہوگی اپنے جی میں سمجھیگی کہ مجھے چھوڑ کر بہاگ گیا کبھی کہتا کہ دیکھئے کیا ہوتا ہو الٰہی زندگی کیونکر ہوگی۔ غرض اِسیطرح ہزاروں خیال رہ رہ کر آتے تھے۔ سخت مصیبت کا سامان تھا۔ ریل میں ایک جگہہ کسی اسٹیشن پر گاڑی کی سلاخوں میں سے اُسنے ایک آدمی دیکھا جسے یہہ پہچانتا تھا۔ ریل کے ٹھہرنے تک اُسنے اُس آدمی سے منت کی کہ خدا کے لئے تم میرے گھر جانا اور عزیزوں سے میرا حال کہنا *

کس سے پیمان وفا باندھ رہی ہو بلبل
کل نہ پہچان سکیگی گل تر کی صورت

انکو انتظار ہو کہ وہ آپ آتی ہیں۔ ابھی جب انکے پہنچنے کے دن بہت قریب ہوئے ڈاکٹر کو یکایک شہر ... بھیجدیا اور وہاں سے ورکولنسک کو۔ یہہ شہر وہاں سے بہت دور تھے۔ اِس وقت اُس عورت کے رنج کا خیال کیا چاہئے کہ کس شوق اور تکلیف سے اُس نے چار ہزار میل کی مسافت خدا خدا کر کے طی کی کہ یہاں اُس آوارہ بخت سے ملنا ہوگا۔ یہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ دو ہزار میل کی جدائی اور ہو گئی اور پھر بھی انکے بعد کس نے دیکھا ہو یہہ صدمہ اِس سے برداشت نہ ہو سکا۔ کس مصیبت سے تو یہاں تک پہونچی تھی اب قیامت کا سامنا ہو دل پہٹ گیا دماغ میں خلل ہو گیا کہ دونوں پاگلخانہ میں ہی آخر مر گئی *

دعا سے نالہ کو لگو کے اپنے ساتھ نے نکلا
نہیں تو قید سے چھٹتی نہ جان ناتواں برسوں

یہہ خبر اِس گرفتار بلا کے لئے کسقدر رنج کا سبب ہوئی۔ صاحب تذکرہ لکھتے ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹر بوبالی کو دیکھا ان دنوں وہ مشکل سے جان بر ہوا تھا کیونکہ سخت رنج و مایوسی میں زہر کہا کر خودکشی کر چکا تھا۔ قسمت سے لوگوں کو حال معلوم ہو گیا جس سے جان بچ گئی۔

کیا ظلم ہو کیوں اپنی دعا میں اثر آئے
امید ہو وہ ہم نہیں رکھتے جو بر آئے

یہہ سخت مصیبت کی سزا اور اب تک اسے نہیں معلوم کہ کس جرم میں مبتلا کیا گیا اور الزام کیا لگایا گیا وہ خیال ہی سہی۔ یہہ بھی نہیں معلوم

یہاں یہہ بات دیکھنے کے لائق ہو کہ از روی قواعد گورنمنٹ سیبریا کا حکم ہو چکا اور دعوا ایسا ہو قصور کس کا ہو اور الزام لگانے والا کون ہو یہہ ذکر تک نہیں آیا کہ فلانے قصور میں تمکو یہہ سزا ہوئی یہہ خطا تم پر ثابت کی گئی یہہ سب خلاف تھے۔ مسٹر فلاں نمبری کے نمبر ... ہو جاوینگے اور جبکہ جلاوطن ہو وہ مر گیا ہے ...

معمولی ضبطی اور تقسیم میں آتی جیسے کہ انسان کی مرگ کے بعد اُس کے لئے اگر کسی اسباب کا کوئی پتہ لگایا جاوے تو سوائے سرکار کے دوسرے کے لئے ناممکن ہو جاتا ہو۔ مرنے سے بدتر جلاوطنی سائبیریا کی ہو *

اُسکے جاتے ہی یہہ کیا ہوگئی گھر کی صورت
نہ وہ دیوار کی صورت ہو نہ در کی صورت

ڈاکٹر بوبالی جب شہر ٹامسک کو پہونچے تو یہاں انکو کچھہ دنوں ٹھہرنا پڑا۔ اِس عرصہ میں وہ شخص جس سے انہوں نے اسٹیشن پر منت کی تھی کہ میرا گھر جاکر کہدینا اور اُسنے انکے گھر جاکر کہدیا انکی بی بی نے انکے پاس پہونچنے کا ارادہ کیا اور اپنی روانگی کی اطلاع دی *

آئے وہ دم جانبین ہوں تیرے گھر میں جسطرح کہیں ... چاندنی چلے ...

کوئی نہیں بتاتا کہ تم نے یہہ کیا کیا جسکی پاداش میں یہہ عذاب بھگتنا ہو

ہیں زبان ناصح مشفق پہ کلمہ پاس کے
کہتے ہیں تسکین دینے والے گمراہی کی بات

یہہ حال تو انکا ہو جنکو خبر بھی نہیں کہ کس خطا میں گرفتار ہیں اور اکثر ایسے بھی گنہگار ہیں جنکی عدالت سے تحقیق ہوئی ہو انکی حقیقت تفصیلاً اِس سے معلوم ہوگی جو صفحہ ۲۴۷ کا خلاصہ ہو +

ادھر آ نکلے کوئی اور نکل جانے دو
بیخودی ہوش میں جب میرے بچانے آئے

بیان ہو ایک بدنصیب کا ذکر ہو کہ یہہ کسی مدرسہ قانونی کا طالب العلم تھا ... میں کسی خفیفہ تحریر پر گرفتار ہو گیا۔ ایسا مقدمہ تین مختلف عدالتوں میں

تحقیق کیا گیا اور کہیں کوئی جرم ثابت نہیں ہوا پھر بھی عمر بھر کی جلاوطنی کا حکم سیبیرا کو ہو گیا۔ راہ میں جاتے محافظ تھے انسے خوشامد کر کے اپنا حالات جنپر سیبیرا کی سزا ہوئی تھی پڑھا انمیں لکھا تھا کہ یہہ شخص تین (۳) مختلف عدالتوں سے رہا ہوا اور ثابت اسکے ذمہ کوئی جرم ثابت نہیں لیکن چونکہ طالب العلم مدرسہ قانونی ہے اسلئے شک نہیں کہ خطرناک آدمی ہے۔ اچھی وجہ ثبوت لکھی ہے یہانتک کہ صفحہ ۴۴ میں ایک فقرہ ہے جسکا ترجمہ کرنیکے لائق بیچارے بھی نہیں تھے کے لائق ہو۔ اگر کوئی شخص جوان کیلیے یا کسی کھیل تماشہ میں نہ لگا رہے تو شبہ ہوتا ہے کہ ضرور یہ اور کوئی نہ کوئی بات سوچتا رہتا ہوگا اور جو سوچتا بہت ہو انکے خیال اچھے نہیں ہوتے اس لیے ایسے سیبیرا کو جلاوطن کرنا ضرور ہو۔ اور محض کسی بات کا سوچنا جان کا عذاب سمجھتے ہیں۔

**ضلع** سیالکوٹ سے ہمارے کارسپانڈنٹ تحریر فرماتے ہیں کہ تحصیل رعیہ کے ایک گانوں میں چوروں نے غضب کیا۔ ان لوگوں نے ایک لوہار کے گھر میں سیندھ لگائی۔ وہاں ایک بڑھیا عورت اور ایک دس برس کا لڑکا سوتے تھے۔

اول بدمعاشوں نے لڑکے کا گلا گھونٹ کر مار دیا۔ ازاں بعد اُس غریب عورت کی دونوں آنکھیں نکال دیں۔ اور ناک بھی کاٹ دی۔ اس پر بھی صبر نہ آیا آخرکار جان سے بھی مار ڈالا۔ پھر مزے سے لوٹ کر چلتے ہوئے۔ پولیس تحقیقات کرنے میں مصروف ہے۔ مجرموں کا ابھی تک پتہ نہ ملا۔

ان روزوں اس علاقہ میں بہت سی وارداتیں چوری کی ہو چکی ہیں اگر یہی حال رہا تو غریب رعایا کا لبان نہ بچ سکنا۔ کوئی عمدہ انتظام ہونا چاہیے۔

**نیشنل کانگریس** پر ایک ہندو پولیٹیشن کی رائے

ایک ہمعصر کا بیان ہے کہ آنریبل راجہ شیو پرشاد صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ سے جب سوال کیا گیا کہ یہہ کانگریس کیسی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہہ کانگریس کا مجمع صرف اس غرض سے قرار دیا گیا ہے کہ انگریزوں کو ہندوستان سے باہر کر دے اور ہندوستانیوں کی حکومت قایم ہو

رفیق ہند

## کارروائی میونسپل کمیٹی قصبہ جگراؤں منعقدہ ۱۸ جنوری ۱۸۸۷ء

آج جو تھا ۱۸ جنوری ۱۸۸۷ء روز شنبہ وقت ۱۲ بجے دن کے مکان کمیٹی میں جلسہ خاص منعقد ہوا اور ممبران ذیل شامل جلسہ ہوئے لالہ ۔۔۔ صاحب پریزیڈنٹ لالہ ۔۔۔ صاحب وائس پریزیڈنٹ منشی چودھری سنگھ صاحب تحصیلدار مولوی شریف حسنی ۔۔۔ لالہ ۔۔۔ صاحب لالہ بھیا ۔۔۔ صاحب چودھری ۔۔۔ سنگھ صاحب ممبران +

جشن جوبلی ۔۔۔ حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اسی حضور صاحب کمشنر بہادر بارشاد ۔۔۔ جانے سے ۔۔۔ روپیہ چندہ مدرسہ کالج لاہور ۔۔۔ ضلع +

**نمبر ۲** تجویز آج جلسہ کمیٹی اخراجات ملازمان و تعمیرات و غیرہ پر غور کی گئی معلوم ہوا کہ آمدنی کمیٹی دس بارہ ہزار روپیہ ۔۔۔ روپیہ رفاہ عام کے کاموں کو خرچ نہیں ہوتا چنانچہ ۔۔۔ آگ ۔۔۔ وغیرہ ۔۔۔ کی خراب و باعث تکلیف عام میں اسواسطے مناسب سمجھا گیا کہ جہاں جہاں تخفیف کی گنجایش ہو اُس صیغہ میں تخفیف کیجاوے تاکہ ۔۔۔ بھیجنے پھر گنجایش مدت دو ۔۔۔ کی نکل آوے عملہ کمیٹی میں اہلکار زیادہ ہیں لیکے ایک روغن ۔۔۔ اور پانچ چپراسی ہیں وہ کام فقط دو محرران اور دو چپراسی کا ہے قسم ۔۔۔ میں بھی گنجایش نکل آوے لہذا مناسب ہے کہ اسامیان ذیل تخفیف میں آویں اور دو ۔۔۔ خرچ چندہ کالج لاہور انتقال کیا جاوے و نیز رقم قیمت ادویہ شفاخانہ و غیرہ ۔۔۔ خرچ نہیں ہے انتقال کری جاوے۔ تفصیل تخفیف اسامیان تنخواہ خیر الدین ۔۔۔ جو ۱۵ دسمبر ۱۸۸۶ء کو تخفیف ہو چکی ہیں ۔۔۔ یوم ۔۔۔ قیمت ادویہ انگریزی بابت شفاخانہ ۔۔۔ تنخواہ ۔۔۔ ۔۔۔ ہر حال سوائے ۲ ماہ ۔۔۔ بابت تنخواہ اسی حکم ۔۔۔ تنخواہ لاجپت رائے محرر ۔۔۔ بابت تخفیف حال ۔۔۔ خرچ شگر المفاع ۔۔۔ کل ۔۔۔ روپیہ ۔۔۔ حکم صدر ۔۔۔ کالج لاہور کو بھیجے جاویں باقی ۔۔۔ مرمت نالی ۔۔۔ وغیرہ پر لگائے جاویں مگر یہہ مرمت ۔۔۔ آمدنی ۔۔۔ روپیہ کی ۔۔۔ جاویگی ۔۔۔ لاجپت رائے محرر ۱۸ جنوری ۱۸۸۷ء سے تخفیف سمجھا جاوے تنخواہ ۔۔۔ تخفیف میں ہے ۔۔۔ اسکی جگہ کام کرے نائب ۔۔۔ مذکورہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۶ء تخفیف ۔۔۔ تجویز ہوا کہ مطابق اسکے عمدہ آمدنی جاوے کا ۔۔۔ بابت تنخواہ ۔۔۔ کی ۔۔۔ بجائے تنخواہ ۔۔۔

نمبر ۳ تجویز۔ ۔۔۔ منظور نہیں ۔۔۔ آئندہ پیش ہو ۱۸ جنوری ۱۸۸۷ء + باقی آیندہ

## کوہ دیانہ

**جشن** جوبلی کی یادگار قایم کرنیکے لئے اجلاس ۔۔۔ سی بی نیوٹن صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ کمیٹی ۲۴ تاریخ کو میونسپلٹی و ڈسٹرکٹ کمیٹی کا باہم اجلاس ہوا جناب ۔۔۔ بہادر ڈپٹی کمشنر نے اول لفظ جوبلی کی تشریح کی ازاں بعد اس شاہی جشن کی کوئی دایمی یادگار قایم کرنیکے لئے مختصر سی تقریر کی اُسکے ضمن میں حضور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کا خیال ظاہر فرمایا کہ حضور لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر خاص کلکتہ میں زنانہ ہسپتال جوبلی یادگار میں قایم کرنا چاہتے ہیں مگر افسوس ہے کہ آج تک منظور کمشنر صاحب کے خیال کے مطابق چندہ جمع نہیں ہوا۔ مگر امید ہے کہ وہ کامیاب ہونگے میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ حضور قیصر ہند کی سلطنت کا پچاسواں سال جشن کا ہے اور حضور ممدوحہ کو ہندوستانی عورتوں سے نہایت ہمدردی ہے اور حضور ممدوحہ یہاں کی غریب و جاہل امیر اور خواندہ عورتوں کی ویسے بھلائی چاہتی ہیں۔ سو مناسب ہے کہ ہم بھی ایک ایسی یادگار دایمی قایم کریں جس سے حضور قیصر ہند کی خوشنودی اور اس ضلع کی عورتوں کو فایدہ عظیم پہنچے۔ سو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک زنانہ ہسپتال یہاں کھولا جاوے جسمیں دائی گری کا کام سکھایا جاوے کیونکہ اس ملک کی جاہل اور بیوقوف دائیوں کے ذریعہ جو جو مصیبتیں اس ملک کی غریب عورتوں کو ہوتی ہیں وہ ہر ایک شخص جانتا ہے اس ہسپتال میں ایک لایق زنانہ ڈاکٹر نوکر رکھی جاوے جو دوائی اور تعلیم کا کام بخوبی کر سکے + چنانچہ باتفاق رائے یہہ بات منظور ہوئی اور کمیٹی نے اس بڑی خوشی سے ہمیشہ کے لیے کل سالانہ آمدنی سے ۔۔۔ روپیہ فیصدی دینا منظور کیا چنانچہ ڈسٹرکٹ فنڈ اور میونسپل فنڈ نے اس حساب سے چھ ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا۔ اور خاص روز جشن کے لئے بھی کھیل تماشہ آتشبازی کا بندوبست کیا گیا +

ہم کمیٹی کی اس کارروائی کی نہایت تعریف کرتے ہیں کہ اس نے پنجاب میں ایک ایسی نظیر اس مبارک تقریب پر قایم کر دی ہے جو غالباً کسی اور جگہہ نہوئی ہوگی جس سے غریب اور امیر مستفید ہو سکیں +

**آخر** کار بہانے ۔۔۔ کی تنخواہ کا فیصلہ ہو گیا۔ کلیسیا نے نصف تنخواہ

کا دیناجو کہ ۵ روپیہ ہوتے ہیں منظور کیا۔ اور ایک فہرست چندہ کی تیار کر کے مشن میں پیش کردی۔ یہہ سب مسٹر ایم ولیم صاحب اور مسٹر آر ہکسبرج صاحب ایلڈر کی جانفشانی کا نتیجہ ہے حقیقت میں لائق آدمی ہیں جس کام میں ہاتھ لگاتے ہیں خداوند کریم پورا کر دیتا ہے۔ ورنہ دل تو کلیسیا گھبرا کر سخت تشویش میں پڑ گئی تھی مگر آفرین ہے ان صاحبان کی ہمت پر کہ سب کو ہمت دیکر اِس کام کو پورا کیا ہم امید کرتے ہیں کہ اور جگہہ کی کلیسیا کے لئے بھی یہہ ایک نمونہ ہوگا۔ اور وے بھی ہمت کرینگے ہماری دعا ہے کہ مسیح خداوند اِس کام پر برکت دے +

**افسوس** ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی اپیل گورنمنٹ نے نامنظور کی + **ملبوہ** کے مقدمہ میں جو مسلمان چھ چھ ماہ قید ہوگئے تھے وہ تا فیصلہ اپیل سو سو روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوگئے +

**خوجہ** حسن شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ بری ہوگئے چودھری الیسنگر پر پچاس روپیہ اور ایک ہندو پر ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا +

**عدالتوں** کی خوبی دہقانوں کی آزادی تو یہہ ہے کہ یہاں ایک جنگل نے ہسٹیشن ماسٹر پر بابت تنخواہ نالش کر دی +

**صاحب ڈپٹی** کمشنر بہادر نے ایک شخص کو جو ہین عدالت میں بیہودہ بکتا تھا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں سپرد کیا +

**شہر** میں کتوں کی بہت کثرت ہے۔ انکا انتظام آغاز گرمی سے پیشتر ہی کیجانا مناسب ہے + ورنہ نقصان جان کا اندیشہ ہے کیونکہ شروع بہار میں اکثر پاگل ہوجاتے ہیں +

## تیری مرضی پدر میرے بر آوے

گناہ گرچہ مجھے ہر دم ستاوے مصیبت پر مصیبت کیوں نہ آوے
گو ہر دم صد ادل سے یہہ آوے پکارے چار سو یونہی چلاوے

تیری مرضی پدر میرے بر آوے

مجھے خواہ چھوڑ دیویں آشنا سب مجھے خواہ ترک کر دیں ہو خفا سب
عذاب و رنج میں ہوں مبتلا سب نہیں ڈر گو کریں دل سے سدا سب

تیری مرضی پدر میرے بر آوے

جو ہونا ہے وہ ہو جاوے خدایا کیا ڈر ہے تیرے در پہ جو آیا
زمانہ نے اگر ہو دل ستایا مگر ہر سانس میں ہو یہہ سمایا

تیری مرضی پدر میرے بر آوے

اگرچہ کال ہووے یا مری ہو اور اُسپر اک مصیبت یہہ بڑی ہو
ہوا و ہوس سے یہہ دل بھری ہو زبان پر بات یہہ میرے دھری ہو

تیری مرضی پدر میرے بر آوے

مجھے تو یہہ سکھا میرے الٰہی مجھے تو یہہ بتا میرے الٰہی
مجھے اِس راہ چلا میرے الٰہی نہ مجھے بھیج بھلا میرے الٰہی

تیری مرضی پدر میرے بر آوے

یہہ خفتہ ہے میرا دل تو اُٹھا دے گناہ کی نیند سے مجھکو جگا دے
مجھے تو آب حیواں ہی پلا دے میرے دل میں یہی فقرہ بٹھا دے

تیری مرضی پدر میرے بر آوے

ترا ایمان ہو جیسے پر شستہ اُسے اب جاگ کر کل غلطیوں کو خفتہ
مسیحا کا یہی کلمہ ہے گفتہ اُسے تو یاد کرلے خوب بختہ

تیری مرضی پدر میرے بر آوے

## رسید زر

| | |
|---|---|
| جناب عظمت علی صاحب منیجر شوکت ہند بمبئی (اشتہار) | عہ |
| میونسپل کمیٹی کھنہ | عہ/۴ |
| جناب مس ای آر گرینفیلڈ صاحبہ انبالہ | عہ/۴ |
| جنابل بانیہ لودیانہ (اشتہار) | ۱۰/ |
| جناب پادری تھیمس صاحب روپڑ | عہ/۴ |
| جناب ڈاکٹر نجم الدین صاحب ڈیرہ غازیخاں | للعہ |
| غلام حسین صاحب عرضی نویس لودیانہ | ۷/ |

## اشتہار

ازعدالت مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج ضلع لودیانہ منتظم جائداد نادار ان

مقدمہ نمبر مرجوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء مسمیان جینتی مل بسر مسلیا مل و کرپا رام پسپر دیوی پرشن ذات بانیہ سکنان لودیانہ

ازانجا کہ مسمیان جینتی مل پسر مسلیا مل و کرپا رام پسپر دیوی پرشن ذات بانیہ ساکنان لودیانہ مفلسان نے درخواست نا داری حسب دفعہ ۳۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی منظور دیئے جانے دیوالیان عدالت ہذا میں پیش کری ہے اور جائداد اپنی مبلغ للعہ سمہ اگراہی کے لکھائی ہے اور قرضہ ذمگی خود مبلغ ۲۱۹ للعہ درج کرایا ہے جو کہ نقل قرضخواہان کے ملاحظہ کے واسطے دروازہ عدالت پر چسپان کی گئی ہے اور عدالت ہذا سے برائے تصفیہ مقدمہ و سماعت عذرات قرضخواہان کی تاریخ ۳ فروری ۱۸۸۷ء مقرر کی گئی ہے اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو نسبت مدیونان مفلسان مذکورہ کے دعوی ہو وہ بتاریخ مذکور پر حاضر عدالت ہوکر ثبوت کرے ورنہ بصورت غیر حاضری کے کوئی عذر قابل سماعت نہوگا۔ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء +

مہر عدالت دستخط صاحب ڈسٹرکٹ جج لودیانہ

## اشتہار

مالی خولیا۔ خفقان۔ سودا کا علاج ایک سادہو کا بتلایا ہوا بہت آزمایش میں آچکا ہے۔ اگر کسی کو شک ہو تو میں بشرطیہ راضی کر سکتا ہوں +

**المشتہر** چنیال پسپر دیوی دتا بانیہ سکنہ سنام حال وارد لودیانہ

## رسالہ حافظ صحت

یہہ پرچہ مہینے میں دو بار نکلتا ہے اِس میں جدید تجربات ڈاکٹری و یونانی ہندی وغیرہ درج ہوتے ہیں حسب سرکلر مجریہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کمیٹیوں میں لئے جاتا ہے (۲) اِس میں صحت حالکے قائم رکھنے کے تدابیر اور امراض وبائیہ متعدیہ سے بچنے کے قواعد لکھے جاتے ہیں قیمت معہ محصول سالانہ بہ پیشگی عہ/۱۲ +

**المشتہر**

زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا